

تفسیر آیتِ ختمِ نبوت

علمی و تحقیقی رسالہ



کاوش: عبدہ المذنب سید کامران عطاری مدنی غفر اللہ لہ ما یجری منہ و ما مضی

افکارِ رضا ریسرچ سینٹر (اہلِ سنّت و جماعت)
AFKAR-E-RAZA RESEARCH CENTER

تفسیر آیتِ ختمِ نبوت

کاوش

عبدہ المذنب سید کامران عطاری مدنی

افکارِ رضا ریسرچ سینٹر




بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جملہ حقوق محفوظ ہیں

رسالے کا نام	تفسیر آیتِ ختمِ نبوت
صفحات	54
اشاعت	---
مکتبہ	مکتبہ افکارِ رضا
رابطہ	+923155322470




فہرست

پہلے اسے پڑھ لیجیے

اللہ کریم نے انسانیت کی رہنمائی کے لیے انبیاء ورسل علیہم السلام کو مبعوث فرمایا اور اُن پر وحی نازل فرمائی تاکہ وہ پیغامِ الٰہی پر عمل پیرا ہو کر اپنے امتیوں کے سامنے لائقِ تقلید نمونہ پیش کرسکیں۔ نبوت ورسالت کا یہ سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا اور حضرت محمد مصطفی، احمد مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثناء پر اختتام پذیر ہوا۔ رب العالمین نے اپنے محبوبِ کریم کو رحمۃ للعالمین کے لقب سے سرفراز فرمایا، جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ہر عالم کے لیے رحمت ہیں۔ اس کے علاوہ ربّ کریم نے حضور رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم پر دین مبین کی تکمیل فرمادی اور وحی جیسی نعمت کو تمام کردیا اور اسلام جیسے عالمگیر دین کو رہتی دُنیا تک اپنا پسندیدہ دین قرار دیا۔ قرآن مجید میں حضور اکرم، رسولِ محتشم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے آخری نبی ہونے کا اعلان اس آیت مبارکہ میں کیا گیا:

مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَ لٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ؕ وَ کَانَ اللّٰهُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا۠(۴۰) (پ22، سورۃ الاحزاب:40)

ترجَمۂ کنز الایمان: محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں، ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

یہ نصِ قطعی ہے۔ ختمِ نبوت کے اس اعلانِ خداوندی کے بعد کسی شخص کو قصرِ نبوت میں نقب زنی کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی۔

اولاً میں نے اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں لفظ خاتم کے لغوی معنٰی اور اس کے بعد اجلہ مفسرینِ کرام کے حوالے سے تفسیری معانی کو بیان کیا۔

قرآن کی حقیقی تفسیر وہی ہوتی ہے جو خود زبانِ رسالت سے ہو چنانچہ ختمِ نبوت کے موضوع پر کچھ احادیث بھی ذکر کی ہیں اور ضرورتاً مختصر شرح بھی "وضاحت" کے عنوان سے پیش کی ہے تاکہ منکرینِ ختمِ نبوت پر حق واضح ہو سکے اور یہ عمل اس حقیر پر تقصیر کے لیے نجاتِ اُخروی کا باعث ہو۔

قرآنِ مجید کی سورۂ احزاب آیت 40 میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا۠ (۴۰)

ترجَمۂ کنز الایمان: محمّد تمہارے مَردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

مذکورہ آیت مبارکہ میں حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی شانِ اقدس کو بیان کیا گیا ہے، ہماری گفتگو صرف "خاتم النبیین" کے متعلق ہو گی۔

لفظِ "خاتم" کی تحقیق

لفظ "خاتم" کا مادہ "ختم" ہے۔ جس کے معنیٰ مہر لگانے اور کسی چیز کے آخر تک پہنچنے اور اسے ختم کرنے کے ہیں اور یہ لفظ دو طرح سے پڑھا جاتا ہے۔ "خاتِم" (تاء کی کسرہ کے ساتھ) اور خاتَم (تاء کی فتحہ کے ساتھ)۔ اب بہر دو صورت اس کے معنیٰ کیا بنتے ہیں آیئے وہ ہم عربی لغت سے دیکھتے ہیں چنانچہ فارابی (وفات:393ھ) اپنی کتاب "الصحاح تاج اللغۃ وصحاح العربیۃ" میں لکھتے ہیں:

❶ والخاتَمُ والخاتِمُ، بكسر التاء وفتحها. والخَيْتامُ والخاتامُ كلُّه بمعنى، والجمع الخَواتيمُ. وتَخَتَّمْتُ، إذا لبستَه. وخاتمة الشيء: آخره. ومحمد صلى الله عليه وسلم خاتِمُ الأنبياء عليهم الصلاة والسلام.(1)

خاتِم (ت) کی زیر کے ساتھ اور خاتَم ت کی زبر کے ساتھ اور خیتام اور خاتام

1 ...الصحاح تاج اللغۃ وصحاح العربیۃ، 5/ 1908، دار العلم للملایین بیروت

سب کے ایک ہی معنیٰ ہیں اور خواتیم جمع آتی ہے اور خاتمہ کے معنیٰ آخر کے ہیں اور اسی معنیٰ سے محمد خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہیں۔

لغات القران میں اعلیٰ درجہ کی معتبر کتاب "المفردات" میں امام راغب اصفہانی (وفات:502ھ) لفظ خاتم کے معانی کچھ یوں بیان کرتے ہیں:

2 ختم: الختم والطبع يقال على وجهين مصدر ختمت وطبعت وهو تاثير الشيء كنقش الخاتم والطابع. والثاني الاثر الحاصل عن النقش ويتجوز بذلك تارة في الاستيثاق من الشيء والمنع منه اعتبارا بما يحصل من المنع بالختم على الكتب والأبواب نحو: {ختم الله على قلوبهم}- {وختم على سمعه وقلبه} وتارة في تحصيل أثر عن شيء اعتبارا بالنقش الحاصل، وتارة يعتبر منه بلوغ الآخر ومنه قيل ختمت القرآن أي انتهيت إلى آخره. (1)

ترجمہ: لفظ ختم اور طبع دو طرح استعمال ہوتا ہے، خَتَمْتُ اور طَبَعت کے مصدر کے طور پر۔ یعنی کسی چیز کا اثر پیدا کرنا مثلاً مہر یا انگوٹھی کا نشان پیدا کرنا۔ نقش کرنے سے حاصل ہونے والا نشان بھی ختم کہلائے گا۔ دروازوں اور خطوط پر مہر لگا دینے سے روکنے کا جو مفہوم پیدا ہوتا ہے اس کا اعتبار کرتے ہوئے لفظ ختم کئی دفعہ کسی چیز کو مضبوط طور پر باندھنے اور روکنے کے لیے بھی بطورِ مجاز استعمال ہوتا ہے جیسے: خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اور خَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ میں ہوا ہے۔ پھر حاصل شدہ نقش کے اعتبار

---

1 ...المفردات فی غریب القرآن، ص142، دار المعرفۃ بیروت

سے لفظ ختم اثر پیدا کرنے کے مفہوم میں بھی استعمال کیا جاتا ہے اور کبھی اس لفظ سے آخر تک پہنچنے کا مفہوم بھی معتبر ہوتا ہے کہتے ہیں ختمت القراٰن جس کے معنے ہیں کہ میں اس کے آخر تک پہنچ گیا۔“

❸{وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ} لأنه ختم النبوة أي تممها بمجيئه.[1]

”حضرت محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو خاتم النبیین اس لیے کہا جاتا ہے کہ آپ نے سلسلہ نبوت کو ختم کر دیا، یعنی آپ کی تشریف آوری نے نبوت کو تمام فرمادیا۔“

زجاج (وفات:311ھ)اپنی کتاب معانی القران اور امام ابن جوزی (وفات:597ھ) اپنی کتاب زاد المسیر فی علم التفسیر میں مذکورہ آیت مبارکہ کے متعلق لکھتے ہیں:

ومن قرأ: «خاتِمَ» بكسر التاء، فمعناه: وختم النبيِّين ومن فتحها، فالمعنى:آخِر النبيِّين. قال ابن عباس: يريد: لو لم أَختِم به النبيِّين، لَجَعلتُ له ولداً يكون بعده نبيّاً.[2]

جس نے تاء کے کسرہ کے ساتھ خاتِم پڑھا اس صورت میں معنی ہوگا: نبیوں کے سلسلہ پر مہر کرنے والے یعنی ختم کرنے والے اور جس نے تاء کے فتحہ کے ساتھ خاتم پڑھا تو معنی ہوں گے: سب سے آخری نبی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: گویا اللہ پاک یہ فرمارہاہے کہ اگر میں نے اِن (حضرت محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) پر نبیوں کا سلسلہ ختم نہ فرمانا ہوتا تو ضرور (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کو ایک بیٹا دیتا جو ان کے بعد نبی ہوتا۔

1...المفردات فی غریب القرآن، ص 143، دار المعرفۃ بیروت

2...معانی القرآن واعرابہ للزجاج، 4/ 230، عالم الکتب بیروت

زاد المسیر فی علم التفسیر، 3/ 470، دار الکتاب العربی بیروت

تبصرہ

معتبر لغات کے حوالے سے آپ نے لفظ خاتم کا معنی جان لیا، یونہی دیگر لغات میں بھی یہی مذکورہ معانی بیان کئے گئے ہیں، لغوی و معنوی اعتبار سے بھی ”خاتم“ کے بعد کسی اور کی گنجائش نہیں نکلتی، اگر کوئی شخص لفظ خاتم کا کوئی ایسا معنی بیان کرے جس سے لغات کی کتب خاموش ہوں تو سمجھ لیجئے کہ وہ معنی اس کے نفس کی ایجاد تو ہو سکتا ہے لیکن اہل عرب کی مراد ہرگز نہیں ہو سکتا، کیونکہ ہر زبان کے معانی و مفاہیم کو اہلِ زبان اور اہلِ زبان میں بھی ادباء، فصحاء اور بلغاء ہی بہتر انداز میں بتا اور سمجھا سکتے ہیں جیسا کہ ابھی ہم نے سمجھا۔ اب ہم چند معتبر تفاسیر کے حوالے سے آیتِ مذکوہ کے مطالب بیان کرتے ہیں۔ چنانچہ

لفظ ”خاتم النبیین“ کی تفاسیر

تفسیر طبری (وفات 310ھ)

تفسیر طبری میں مذکورہ آیت کے تحت بیان ہوا:

وَلَكِنَّهُ رَسُولُ اللهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّنَ، الَّذِي خَتَمَ النُّبُوَّةَ فَطُبِعَ عَلَيْهَا، فَلَا تُفْتَحُ لِأَحَدٍ بَعْدَهُ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ.[1]

لیکن آپ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔یعنی وہ شخص جس نے نبوت کو ختم کر دیا اور اس پر مہر لگادی چنانچہ قیامت تک آپ کے بعد کسی کے لیے نہ کھولی جائے گی۔

1... تفسیر الطبری، الاحزاب:40، 20/278، مؤسسۃ الرسالۃ بیروت

تفسیر عبد الرزاق (وفات 211ھ)

عَنْ قَتَادَةَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: {وَخَاتَمَ النَّبِيِّنَ} قَالَ: «آخِرُ النَّبِيِّينَ».(1)

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کے فرمان "خاتم النبیین" کا معنی ہے "تمام نبیوں سے آخری نبی"۔

تفسیر ماتریدی (وفات: 333ھ)

(وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّنَ)، أي: ختم به الرسالة لا نبي بعده.(2)

"ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے" یعنی آپ پر نبیوں کے آنے کا سلسلہ ختم ہو گیا آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

تفسیر کشاف (وفات: 538ھ)

«وَكان خاتَمَ النَّبِيِّينَ يعنى أنه لو كان له ولد بالغ مبلغ الرجال لكان نبيا ولم يكن هو خاتم الأنبياء كما يروى أنه قال في إبراهيم حين توفى لو عاش لكان نبيا»(3)

وہ سب سے آخری نبی ہیں یعنی اگر ان کا کوئی بیٹا ہوتا جو کامل مرد کی عمر کو پہنچ جاتا تو ضرور وہ نبی ہوتا پھر آپ آخری نبی نہ ہوتے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم سے

1... تفسیر عبد الرزاق، الاحزاب: 40، 3 / 41، دار الکتب العلمیہ بیروت

2... تفسیر الماتریدی، الاحزاب: 40، 8 / 395، دار الکتب العلمیہ بیروت

3... تفسیر الکشاف، الاحزاب: 40، 3 / 553، دار احیاء التراث العربی بیروت

مروی ہے کہ آپ نے اپنے بیٹے ابراہیم کی وفات کے وقت فرمایا: اگر یہ زندہ رہتے تو ضرور نبی ہوتے۔

اس تفسیر سے اور اوپر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کردہ تفسیر سے معلوم ہوا کہ اللہ پاک کا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کو آخری نبی بنا کر ہی بھیجنا مقصود تھا۔ اب مزید تفاسیر ملاحظہ کیجئے۔

تفسیر ثعلبی (وفات:427ھ)

«وقرئت: وخاتِمَ النبيينَ وخاتَم النبيين. فمَنْ كَسَرَ التاء فمعناه ختم النبيين ومن قرأ وخاتَم النبيينَ - بفتحِ التاء -فمعناه آخر النبيين لَا نَبِي بعده صلى الله عليه وسلم.»[1]

اس کے وہی معنی ہیں جو اوپر زجاج کی معانی القران واعرابہ سے ذکر کئے گئے البتہ اس میں یہ اضافہ ہے کہ "لا نبی بعدہ" حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں۔

امام ابن جوزی (وفات:597ھ)

امام ابن جوزی خاتم کے معنی کی وضاحت انتہائی جامع الفاظ میں اس طرح کرتے ہیں:

خاتم بكسر التاء فمعناه:وختم النبيين ومن فتحها، فالمعنى: آخر النّبيين[2]

1... تفسیر الثعلبی، الاحزاب40، 8/50، دار احیاء التراث العربی بیروت

2...زاد المسیر فی علم التفسیر، 6/393، المکتب الاسلامی، بیروت

لفظ خاتم تا کی زیر کے ساتھ ہو تو اس کا معنی ہے: حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے سلسلہ انبیاء کو ختم فرمادیا ہے اور اگر تا کی زبر کے ساتھ ہو تو اس کا معنیٰ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم آخری نبی ہیں۔

امام فخر الدین رازی (وفات:606ھ)

{وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ} وذالک لان النبی الذّی یکون بعده نبی ان ترک شیئًا من النصیحة والبیان یستدرکه من یاتی بعده وأما من لا نبی بعده یکون أشفق علی امته واهدي لهم واجدي اذ هو کوالد لولده الذي لیس له غیره من احد.[1]

اور آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم آخری نبی ہیں۔ یہ اس وجہ سے کہ اگر ایک نبی کے بعد دوسرا نبی آنا ہوتا تو وہ تبلیغ اور احکام کی توضیح کا مشن کسی حد تک نامکمل چھوڑ جاتا جسے بعد میں آنے والا مکمل کرتا، لیکن جس نبی کے بعد اور کوئی نبی آنے والا نہ ہو تو وہ اپنی امت پر بہت زیادہ مہربان و شفیق ہوتا ہے اور ان کے لیے واضح قطعی اور کامل ہدایت فراہم کرتا ہے کیونکہ اس کی مثال بیٹے کے حق میں باپ کی طرح ہے کہ اس باپ جیسا بیٹے کے لیے کوئی اور ہو ہی نہیں سکتا۔(اسی طرح اس امت کے لیے آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم جیسا کوئی نہیں)

تفسیر قرطبی (وفات:671 ھ)

وَ اِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَهُمْ وَ مِنْكَ وَ مِنْ نُّوْحٍ وَّ اِبْرٰهِیْمَ وَ مُوْسٰى وَ عِیْسَى ابْنِ مَرْیَمَ۪ وَ اَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًاۙ(۷)[2]

1… تفسیر کبیر، 25/171، دار احیاء التراث العربی، بیروت

2… پ22، الاحزاب:7

ترجَمۂ کنزُ الایمان: اور اے محبوب یاد کرو جب ہم نے نبیوں سے عہد لیا اور تم سے اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ بن مریم سے اور ہم نے ان سے گاڑھا عہد لیا۔

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ آیت کی تفسیر میں سورۂ آلِ عمران کی درج ذیل آیت کو لانے کے بعد فرماتے ہیں:

﴿وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَاۤ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِیْ ؕ﴾[1] اي اخذ عليهم ان يعلنوا ان محمدا رسول الله صلى الله عليه وسلم ويعلن محمد صلى الله عليه وسلم ان لا نبي بعده وقدم محمدا فى الذكر لما روى قتادة عن الحسن عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل عن قوله تعالى" واذ اخذنا من النبيين ميثاقهم ومنك ومن نوح" قال: (كنت أولهم في الخلق وآخرهم في البعث).

(ترجَمۂ کنزُ الایمان:) "اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا فرمایا کیوں تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا۔" یعنی اللہ پاک نے انبیائے کرام علیہم السلام سے وعدہ لیا کہ وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے رسولِ خدا ہونے کا

1...پ3، اٰلِ عمران: 81

اعلان کریں گے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اعلان کریں گے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اس آیت (احزاب:7) میں نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ذکر کو اللہ پاک نے مقدم رکھا (کیوں؟) کیونکہ حضرت قتادہ، حضرت حسن بصری سے اور وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے (احزاب کی آیت:7) کے متعلق پوچھا گیا تو آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: "میں تخلیق میں تمام انبیاء سے پہلا اور بعثت میں ان سب سے آخری ہوں۔"

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ آیت خاتم النبیین کی تفسیر میں ختم نبوت پر امت کا اجماع ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

قال ابن عطية: هذه الالفاظ عند جماعة علماء الأمة خلفا وسلفا متلقاة على العموم التام مقتضية نصا انه لا نبي بعده صلى الله عليه وسلم.[1]

ابن عطیہ کہتے ہیں: خلفاو سلفا علمائے امت کا بالعموم یقینی فیصلہ جو نص کی حیثیت رکھتا ہے وہ یہ ہے کہ "حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بعد کوئی نیا نبی نہیں۔"

تفسیر ابن کثیر (وفات:774ہجری)

امام ابن کثیر نے مذکورہ آیت مبارکہ کی تفسیر میں لکھا:

فهذه الآية نصّ فى أنه لا نبيّ بعده وإذا كان لا نبى بعده فلا رسول بالطريق الاولى والاحرى لان مقام الرّسالة اخصّ من مقام النبوّة فإنّ كلّ رسول نبيّ ولا ينعكس.[2]

1... تفسیر قرطبی، 14/196، دار الکتب المصریہ، قاہرہ
2... تفسیر ابن کثیر، 6/428، دار طیبۃ للنشر والتوزیع

یہ آیت کریمہ اس بارے میں نص ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور جب نبی کا آنا محال ہے تو رسول کا آنا بدرجہ اولیٰ محال ہے کیونکہ منصب رسالت خاص ہے منصب نبوت سے، ہر رسول نبی ہوتا ہے جبکہ ہر نبی رسول نہیں ہوتا۔

امام ابن کثیر اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی ختم نبوت پر متعدد احادیث پیش کرنے کے بعد کہتے ہیں:

وقد اخبر اللہ تبارک وتعالی فی کتابه ورسوله ﷺ فی السنّة المتواترة عنه انّه لا نبی بعده لیعلموا ان کلّ من ادّعی هذا المقام بعده فهو کذّاب افّاک دجّال ضالّ مضلّ ولو تحرق و شعبذ واتی بانواع السحر والطلاسم النیرنجیات.(1)

”اور تحقیق آگاہ فرمادیا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی مقدس کتاب قرآن مجید میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے اپنی سنتِ متواترہ میں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ (آگاہ اس لیے فرمایا) تاکہ امت محمدیہ جان لے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے بعد جو شخص بھی اس منصب (یعنی نبوت) کا دعویٰ کرے وہ کذاب، جھوٹا، بہتان طراز، مکار و دجال، گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے والا ہے۔ خواہ وہ خرقِ عادت واقعات، شعبدہ بازیاں اور طرح طرح کے غیر معمولی کرشمے اور سحر و طلسم دکھاتا پھرے۔“

امام جلال الدین سیوطی (وفات: 911ھ)

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اس موضوع کے حوالے سے لکھتے ہیں:

1... تفسیر ابن کثیر، 6/ 431، دار طیبۃ للنشر والتوزیع

{وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ} فلا يكون له ابن رجل بعده يكون نبيًّا وفي قراءة بفتح التاء كآلة الختم اي به ختموا {وكان الله بكل شيء عليما} منه بان لا نبى بعده واذا نزل السيّد عيسٰى يحكم بشريعته.[1]

"اور آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم خاتم النبیین ہیں، پس آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا کوئی مرد بیٹا نہیں جو منصبِ نبوت پر فائز ہو (اور اللہ تعالیٰ ہر چیز سے آگاہ ہے)، اس سے ظاہر ہو گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے بعد کوئی نبی نہ ہو گا اور جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام (دوبارہ) نازل ہوں گے تو وہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی شریعت کے متبع اور پیروکار ہوں گے۔

تفسیر الماوردی (وفات:450ھ)

{وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ} يعني آخرهم وينزل عيسى فيكون حكمًا عدلاً وامامًا مقسطًا فيقتل الدجال ويكسر الصليب وقد روى نعيم عن أبي هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم (لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرجُ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبٌ مِن ثَلاَثِينَ كُلُّهُم يَزْعَمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَلا نَبِيَّ بَعْدِي)[2]

"ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے" یعنی سب سے آخری نبی ہیں۔

سوال: یہاں ایک سوال پیدا ہوتا تھا کہ احادیثِ صحیحہ سے قربِ قیامت حضرت

1… تفسیر جلالین، 1/556، دار الحدیث قاہرہ

2… تفسیر الماوردی، الاحزاب:40، 4/409، دار الکتب العلمیہ بیروت

عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ثابت ہے تو پھر حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کو آخری نبی کیسے کہہ سکتے ہیں جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی تو نبی ہیں؟

اس سوال کا جواب اولا اہم تفاسیر کی روشنی میں ذکر کرتے ہیں چنانچہ

جواب: اس سوال کا جواب دیتے ہوئے مذکورہ تفسیر میں مفسر فرماتے ہیں:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے تو وہ عادل بادشاہ اور انصاف کرنے والے امام ہوں گے دجال کو قتل کریں گے اور صلیب توڑ دیں گے۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی حدیث بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تک تیس کے قریب بہت بڑے جھوٹے ظاہر نہ ہو جائیں ان میں سے ہر ایک اپنے آپ کو نبی سمجھے گا مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

تفسیر بیضاوی (وفات: 685ھ)

وَ خَاتَمَ النَّبِيّنَ وآخرهم الذي ختمهم او ختموا به على قراءة عاصم بالفتح ولو كان له ابن بالغ لاق بمنصبه ان يكون نبيًا كما قال عليه الصلاة والسلام في ابراهيم حين توفى: لو عاش لكان نبيًا ولا يقدح فيه نزول عيسى بعده لانه اذا نزل كان على دينه.[1]

خاتم النبیین یعنی تمام نبیوں سے آخری نبی، سلسلہ نبوت پر مہر ثبت کرنے والے، اگر آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا کوئی بیٹا بالغ ہوتا تو اس منصبِ نبوت کے لائق ہوتا ہے جیسا کہ خود نبی پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم کی

1... تفسیر البیضاوی، الاحزاب:40، 4/233، دار الفکر بیروت

وفات کے وقت فرمایا: اگر یہ زندہ رہتے تو نبی ہوتے۔ حضرت عیسی علیہ السلام کا قرب قیامت نزول فرمانا حضور نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے آخری نبی ہونے میں کوئی خرابی نہیں لاتا کیونکہ حضرت عیسی علیہ السلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دین پر ہی ہوں گے۔

تفسیر ابو السعود (وفات:982ھ)

{وَخَاتَمَ النَّبِيِّنَ} اي كان آخرهم الذي ختموا به وقرء بكسر التاء اي كان خاتمهم ويؤيده قراءة ابن مسعود ولكن نبيا ختم النبيين وايا ما كان فلو كان له ابن بالغ لكان نبيا ولم يكن هو صلى الله عليه وسلم خاتم النبيين كما يروى انه قال في ابراهيم حين توفي لو عاش لكان نبيا ولا يقدح فيه نزول عيسى بعده عليهما السلام لان معنى كونه خاتم النبيين انه لا ينبأ احد بعده وعيسى ممن نبيء قبله وحين ينزل انما ينزل عملا على شريعة محمد صلى الله عليه وسلم مصليا إلى قبلته كأنه بعض أمته.(1)

خاتم النبیین یعنی تمام نبیوں سے آخر میں آنے والے یا سلسلہ نبوت پر مہر ثبت کرنے والے بہر صورت آپ آخری نبی ہیں، اگر آپ کا کوئی شہزادہ بالغ ہوتا تو وہ نبی ہوتا اس صورت میں آپ خاتم النبیین نہ ہوتے، جیسا کہ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے (اپنے بیٹے) حضرت ابراہیم کی وفات کے وقت فرمایا: اگر یہ زندہ ہوتے تو ضرور نبی ہوتے۔ حضرت عیسی علیہ السلام کے نزول سے بھی حضور کی ختم نبوت میں کوئی خرابی

1... تفسیر ابی السعود، الاحزاب:40، 7/106، دار احیاء التراث العربی بیروت

لازم نہیں آتی کیونکہ خاتم النبیین کا مطلب ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بعد کوئی نیا نبی نہیں بنایا جائے گا جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو پہلے ہی نبی بنادیئے گئے تھے۔ دوسری بات یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شریعت پر عمل کریں گے اور حضور کے قبلہ (یعنی) کعبۃ اللہ شریف کی طرف رخ کر کے نماز پڑھیں گے گویا آپ حضور نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ایک امتی کی حیثیت سے تشریف فرما ہوں گے۔

تفسیر الخازن (وفات: 741ھ)

وَخاتَمَ النَّبِيِّينَ ختم الله به النبوة فلا نبوة بعده اي ولا معه قال ابن عباس: يريد لو لم اختم به النبيين لجعلت له ابنا ويكون بعده نبيا وعنه قال: ان الله لما حكم ان لا نبي بعده، لم يعطه ولدا ذكرا يصير رجلا وَكانَ اللهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيماً اي دخل في علمه انه لا نبي بعده. فإن قلت: قد صح ان عيسى عليه السلام ينزل في آخر الزمان بعده وهو نبي قلت إن عيســى عليه الســلام ممن نبيء قبله وحين ينزل في آخر الزمان ينزل عاملا بشريعة محمد صلّى الله عليه وسلّم ومصليا الى قبلته كانه بعض امته.[1]

خاتم النبیین کا مطلب ہے کہ آپ پر سلسلہ نبوت ختم کر دیا گیا، نہ آپ کے بعد کوئی نیا نبی ہو گا نہ آپ کے زمانہ مبارکہ میں۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ پاک کے فرمان کا مطلب ہے کہ اگر میں نے (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ

1 ... تفسیر خازن، الاحزاب: 40، 3/429، دار الکتب العلمیہ بیروت

وسلم) پر نبوت کو ختم نہ کرنا ہوتا تو ان کو ایک بیٹا دیتا (جو زندہ رہتا) اور وہ بڑا ہو کر ان کے بعد نبی ہوتا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ہی سے منقول ہے کہ جب اللہ پاک نے فیصلہ فرمادیا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں تو پھر اللہ پاک نے آپ کو ایسا بیٹا نہ دیا جو مرد کی عمر کو پہنچتا۔

وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا (۴۰) (ترجمۂ کنز الایمان: اور اللہ سب کچھ جانتا ہے) یعنی اللہ پاک کے علم میں ہے کہ حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں۔ اگر تم کہو کہ یہ بات تو یقینی ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام آخری زمانہ میں نزول فرمائیں گے وہ بعد میں بھی ہیں اور نبی بھی ہیں تو میں کہوں گا: حضرت عیسی علیہ السلام وہ ہیں جنہیں پہلے ہی نبوت مل چکی آخری زمانے میں آپ کا تشریف لانا بایں معنی ہو گا کہ آپ حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شریعت پر عمل کرنے والے اور حضور کے قبلہ (کعبہ شریف) کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنے والے ہوں گے گویا آپ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ایک امتی ہوں گے۔

ختمِ نبوت پر احادیثِ مبارکہ

(1) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَثَلِیْ وَمَثَلُ الْاَنْبِيَآءِ مِنْ قَبْلِیْ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى بَيْتًا فَاَحْسَنَه وَاَجْمَلَه اِلاَّ مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسَ يَطُوْفُوْنَ وَيَعْجَبُوْنَ لَه وَيَقُوْلُوْنَ، هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِه اللَّبِنَةُ؟ قَالَ فَاَنَا اللَّبِنَةُ، وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ. (1)

1... صحیح بخاری، 4/186، حدیث: 3535، دار طوق النجاۃ

میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک گھر بنایا، اس کو بہت عمدہ، آراستہ اور خوبصورت کیا، مگر ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، اب لوگ جوق در جوق آتے ہیں اسے دیکھ کر خوش ہوتے ہیں مگر کہتے ہیں: یہ اینٹ کیوں نہیں لگائی گئی؟ آپ نے فرمایا: وہ اینٹ میں ہوں اور میں تمام انبیاء کا خاتم ہوں۔

(2) حضرت ابو حازم کہتے ہیں: میں پانچ سال تک حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہا۔ میں نے خود ان کو یہ حدیث بیان کرتے سنا کہ حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

كَانَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ تَسُوْسُهُمُ الأَنْبِيَاءُ، كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَه نَبِيٌّ وَاِنَّه لاَ نَبِيَّ بَعْدِيْ، وَسَيَكُوْنُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُوْنَ، قَالُوْا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: فُوْا بِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ، أَعْطُوْهُمْ حَقَّهُمْ، فَاِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ. (1)

بنی اسرائیل کی سیاست خود ان کے انبیائے کرام کیا کرتے تھے۔ جب کسی نبی کی وفات ہو جاتی تھی تو اللہ تعالیٰ کسی دوسرے نبی کو ان کا خلیفہ بنا دیتا تھا لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں، البتہ خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے۔ صحابہ کرام نے عرض کی: اُن کے متعلق آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: ایک کے بعد دوسرے کی بیعت پوری کرو اور ان کا حق پورا کرو کیونکہ اللہ پاک اُن کی رعیت کے متعلق اُن سے سوال کرے گا۔

1… صحیح بخاری، 4/169، حدیث: 3455، دار طوق النجاۃ

(3)حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ وَنَحْنُ الْاَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَنَحْنُ اَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بيدأ اَنَّهُمْ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِنَا وَاُوْتِيْنَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ.[1]

ہم سب سے آخر والے ہیں اور روزِ قیامت سب سے پہلے ہوں گے اور ہم سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے حالانکہ (پہلے والوں) کو ہم سے پہلے کتاب دی گئی اور ہمیں ان کے بعد۔

(4)حضرت انس، حضرت ابوہریرہ اور حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہم سے بالفاظ مختلف روایت ہے حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے شہادت اور بیچ کی انگلی کو ملا کر اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ.[2]

میں اور قیامت اِن دو(ملی ہوئی انگلیوں) کی طرح بھیجے گئے ہیں۔

مذکورہ حدیث مبارکہ واضح کرتی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آنے والا۔

(5)امام مسلم تین اسناد سے الفاظ کے کچھ اختلاف کے ساتھ درج ذیل حدیث مبارکہ لائے ہیں:

عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ

1... صحیح مسلم، حدیث:855،دار احیاء التراث العربی، بیروت

2... صحیح بخاری،8/105،حدیث:6504،دار طوق النجاۃ

صَــلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَــلَّمَ قَالَ: «أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِي، الَّذِي يُمْحَى بِيَ الْكُفْرُ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى عَقِبِي، وَأَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ.[1]

حضور نبیِ پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی (مٹانے والا) ہوں جس کے ذریعے کفر کو مٹایا جائے گا۔ میں حاشر ہوں، میرے پیچھے لوگوں کو جمع کیا جائے گا (بروز محشر)۔ میں عاقب ہوں اور عاقب وہ ہوتا ہے جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔

(6) حضرت محمد بن جبیر اپنے والد حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُــولُ اللهِ صَــلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَــلَّمَ: لِي خَمْسَــةُ اَسْــمَاءٍ: اَنَا مُحَمَّدٌ، وَاَحْمَدُ وَاَنَا المَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللهُ بِي الكُفْرَ، وَاَنَا الحَاشِــرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي وَاَنَا العَاقِبُ.[2]

میرے پانچ نام ہیں: میں محمد ہوں، میں احمد ہوں اور ماحی ہوں یعنی اللہ پاک میرے ذریعے کفر کو مٹائے گا۔ میں حاشر ہوں، لوگ میرے پیچھے اٹھائے جائیں گے اور میں عاقب ہوں۔ یعنی میرے بعد دُنیا میں کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔

(7) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

1… صحیح مسلم، حدیث:2354، دار احیاء التراث العربی بیروت

2… صحیح بخاری، 4/185، حدیث:3532، دار طوق النجاۃ

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يُسَمِّى لَنَا نَفْسَه اَسْمَاءَ فَقَالَ أَنَا مُحَمَّدٌ واَحْمَدُ وَالْمُقَفِّى وَالْحَاشِرُ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ.(1)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہمیں اپنے نام بتایا کرتے تھے، آپ نے فرمایا: میں محمد ہوں اور احمد ہوں اور مقفی اور حاشر ہوں اور نبیِ توبہ اور نبی رحمت ہوں۔

مقفی اور نبی توبہ کی وضاحت

وقال القرطبيّ رَحِمَهُ اللهُ: المقفّي، والعاقب: معناهما واحد وهو أنه -صلى الله عليه وسلم- آخر الأنبياء وخاتمهم.(2)

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مقفی اور عاقب کا ایک ہی معنی ہے اور وہ یہ ہے کہ حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم تمام نبیوں سے آخری نبی اور خاتم ہیں۔

قال القرطبيّ رَحِمَهُ اللهُ: اي: الذي تكثر التوبة في امته وتعم حتى لا يوجد فيما ملكته امته الا تائب من الكفر.(3)

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی توبہ سے مراد وہ نبی کہ جس کی امت میں توبہ کی کثرت ہو گی حتی کہ اس امتِ (اجابت) میں کوئی بھی ایسا شخص نہیں ہو گا جو کفر سے توبہ نہ کرلے۔

(8) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

1... صحیح مسلم، حدیث: 2355، دار احیاء التراث العربی، بیروت

2... المفہم لما اشکل من تلخیص کتاب مسلم، 6/146، دار ابن کثیر دمشق

3... المفہم لما اشکل من تلخیص کتاب مسلم، 6/147، دار ابن کثیر دمشق

نے ارشاد فرمایا:

كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيْكُمْ وَاِمَامُكُمْ مِنْكُمْ.[1]

اس وقت تمہاری کیا شان ہو گی جب ابن مریم (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام) تمہارے درمیان نزول کریں گے تمہارا امام تم ہی میں سے کوئی شخص ہو گا۔

(9) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَاتَقُوْمَ السَّاعَةُ حَتّٰى يَقْتَتِلَ فِئَتَانِ فَيَكُوْنَ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيْمَةٌ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِيْبًا مِنْ ثَلَاثِيْنَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهٗ رَسُوْلُ اللهِ.[2]

قیامت اُس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تک دو گروہ آپس میں نہ لڑیں۔ دونوں میں بڑی جنگ ہو گی، دونوں کا دعویٰ ایک ہی ہو گا اور قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تک تیس کے قریب جھوٹے دجال ظاہر نہ ہو لیں۔ ہر ایک دعوی کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔

وضاحت:

مذکورہ حدیث مبارکہ میں پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ان دعوی رسالت کرنے والوں کو جھوٹا فرمایا ہے لہٰذا معلوم ہوا سوائے حضرت عیسی علیہ السلام کے ہر ایک کا دعوی نبوت ورسالت جھوٹا اور وہ شخص بھی بہت بڑا جھوٹا ہو گا۔

1 ... صحیح مسلم، حدیث:155، دار احیاء التراث العربی، بیروت

2 ... صحیح بخاری، 8/74، حدیث:3609، دار طوق النجاۃ

(10)حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ الَّا الْمُبَشِّـــرَاتُ قَالُوا: وَمَا الْمُبَشِّـــرَاتُ؟ قَالَ: الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ.[1]

نبوت میں سے کچھ باقی نہ رہے گا سوائے خوشخبریوں کے۔ صحابہ نے عرض کی: خوشخبریاں کیاہیں؟ ارشاد فرمایا: اچھے خواب۔

وضاحت

اس حدیث پاک کے معنیٰ بیان کرتے ہوئے علامہ بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک قول لکھا:

وقال ابن التين. معنى الحديث أن الوحي ينقطع بموتي ولا يبقى ما يعلم منه ما سيكون إلا الرؤيا.[2]

علامہ ابنِ تین نے فرمایا: حدیث کا مطلب یہ ہے کہ گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: میرے انتقال کے ساتھ ہی وحی کا سلسلہ ختم ہو جائے گا اور مستقبل میں ہونے والی باتیں صرف نیک خوابوں سے معلوم ہو سکیں گی۔(وحی کا سلسلہ ختم ہو جائے گا یعنی کوئی نیا نبی آئے گا ہی نہیں کہ وحی نازل ہو۔)

(11)حضرت ابواُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ہمیں ایک خطبہ دیا جس میں یہ بھی ارشاد فرمایا:

1... صحیح بخاری، 9/31، حدیث: 6990، دار طوق النجاۃ

2... عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، 24/134، دار احیاء التراث العربی بیروت

اَنَا آخِرُ الْاَنْبِيَاءِ وَاَنْتُمْ آخِرُ الْاُمَمِ.[1]

میں آخری نبی ہوں اور تم آخری اُمت ہو۔

(12) حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنِّي عَبْدُ اللهِ، وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ، وَاَبِي مُنْجَدِلٌ فِي طِينَتِهِ وَسَأُخْبِرُكُمْ عَنْ ذَلِكَ اَنَا دَعْوَةُ اَبِي إِبْرَاهِيمَ وَبِشَارَةُ عِيسَى، وَرُؤْيَا اُمِّي آمِنَةَ الَّتِي رَأَتْ وَكَذَلِكَ اُمَّهَاتُ النَّبِيِّينَ يَرَيْنَ.[2]

بے شک میں اللہ کا بندہ ہوں اور اس وقت سے تمام نبیوں کا خاتم ہوں جب میرے باپ (حضرت آدم) مٹی میں گوندھے ہوئے تھے اور میں تمہیں اس بارے میں بتاتا ہوں۔ میں اپنے باپ ابراہیم کی دعا ہوں، عیسی کی بشارت ہوں اور اپنی ماں کا وہ خواب ہوں جو انہوں نے دیکھا اور نبیوں کی مائیں یونہی دیکھتی ہیں۔

(13) حضرت ابوہریرہ اور حضرت حذیفہ رضی اللہُ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

نَحْنُ الآخِرُوْنَ مِنْ اهْلِ الدُّنْيَا وَالاوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمَقْضِيُّ لَهُمْ قَبْلَ الْخَلائِقِ.[3]

ہم (امت محمدیہ) دنیا والوں میں سے سب سے آخری ہیں اور قیامت کے دن سب سے پہلے ہوں گے تمام مخلوق سے پہلے ہمارا فیصلہ کیا جائے گا۔

1... سنن ابن ماجہ، 2/1359، حدیث:4077، دار الفکر بیروت

2... المستدرک، 2/453، حدیث:3566، دار الکتب العلمیہ بیروت

3... صحیح مسلم، حدیث:856، دار احیاء التراث العربی بیروت

(14)حضرت ضحاک بن زمل رضی اللہ عنہ ایک طویل حدیث پاک روایت کرتے ہیں جس میں یہ بھی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لاَ نَبِيَّ بَعْدِيْ وَلَا اُمَّةَ بَعْدَ اُمَّتِيْ.[1]

میرے بعد کوئی نبی نہیں اور میری اُمت کے بعد کوئی امت نہیں۔

(15)حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

كُنْتَ أَوَّلَ النَّبِيِّيْن فِي الْخَلْقِ وَاٰخِرُهُمْ فِيْ البَعْثِ.[2]

میں تخلیق میں تمام نبیوں سے پہلا اور بعثت کے اعتبار سے آخری ہوں۔

(16)حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر اچھے طریقے سے دُرود پاک پڑھنے کی ترغیب دی اور لوگوں کے کہنے پر درود پاک پڑھ کر انہیں سکھایا جس میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ختمِ نبوت کو بھی بیان کیا، چنانچہ

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَحْسِنُوا الصَّلَاةَ عَلَيْهِ، فَإِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ لَعَلَّ ذٰلِكَ يُعْرَضُ عَلَيْهِ قَالَ: فَقَالُوا لَهُ: فَعَلِّمْنَا. قَالَ قُولُوا:اللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتَكَ وَرَحْمَتَكَ، وَبَرَكَاتِكَ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِينَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّينَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ اِمَامِ الْخَيْرِ وَقَائِدِ الْخَيْرِ وَرَسُولِ

1... معجم کبیر، 8/302، حدیث:8146، دار احیاء التراث العربی بیروت

2...الفردوس بماثور الخطاب للدیلمی، 3/282، حدیث:4850، دار الکتب العلمیہ بیروت

الرَّحْمَةِ اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا يَغْبِطُهُ بِهِ الْاَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ اِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ اِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.[1]

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر دُرود بھیجو تو خوبصورت اور عمدہ درود بھیجو کیونکہ تم نہیں جانتے شاید وہ دُرود ان پر پیش کیا جاتا ہو۔لوگوں نے عرض کی: آپ ہمیں طریقہ سکھا دیجیے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دُرود پڑھا اور فریایا یوں پڑھا کرو:(ترجمہ ملاحظہ فرمائیں) ”اے اللہ! اپنی رحمت، برکت اور دُرود بھیج تمام نبیوں کے سردار، تمام پرہیز گاروں کے امام اور سب نبیوں سے آخری حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر جو تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں، خیر کے امام، بھلائی کے رہنما اور رحمت کے رسول ہیں۔اے اللہ! انہیں مقامِ محمود پر فائز فرما، جس پر اگلے اور پچھلے سب رشک کریں۔اے اللہ! محمد اور ان کی آل پر درود بھیج، جیسے تو نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر درود بھیجا، بے شک تو تعریف والا، بزرگی والا ہے۔اے اللہ! محمد اور ان کی آل پر برکت نازل فرما جیسے تو نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر برکت نازل فرمائی، بے شک تو ہی قابلِ تعریف بزرگی والا ہے۔“

(17)حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

---

1 ... سنن ابن ماجہ، 1 / 293، حدیث:906، دار الفکر بیروت

لَمَّا مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰه صلى الله عليه وسلم وَقَالَ: اِنَّ لَه مُرْضِعًا فِى الْجَنَّةِ وَلَوْ عَاشَ لَكَانَ صِدِّيْقًا نَبِيًّا.[1]

جب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کا انتقال ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے نماز جنازہ پڑھائی اور فرمایا: اس کے لیے جنت میں ایک دودھ پلانے والی ہے۔ اگر یہ زندہ رہتا تو سچا نبی ہوتا۔

وضاحت: اس سے معلوم ہوا حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے بعد کوئی اور نیا نبی بھیجنا مقصودِ قدرت نہ تھا۔ (پیچھے تفاسیر کے باب میں اس پر ہم قابلِ قدر گفتگو کر چکے ہیں وہاں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔)

(18) حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رَأَيْتَ إِبْرَاهِيمَ ابْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَاتَ وَهُوَ صَغِيرٌ، وَلَوْ قُضِيَ أَنْ يَكُونَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- نَبِيٌّ، لَعَاشَ ابْنُهُ، وَلَكِنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ.[2]

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے بیٹے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے، ان کا بچپن میں ہی انتقال ہو گیا تھا، اگر (تقدیر کا) فیصلہ یہ ہوتا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے بعد کوئی نبی ہو تو آپ کے صاحبزادے ضرور زندہ رہتے، لیکن آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے بعد کوئی نبی

1... سنن ابن ماجہ، 1/484، حدیث: 1511، دار الفکر بیروت

2... سنن ابن ماجہ، 1/848، حدیث: 1510، دار الفکر بیروت

نہیں ہے۔

(19) صحیح مسلم اور ابن ماجہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے اپنے حجرہ مبارکہ کا پردہ اٹھا کر ملاحظہ فرمایا کہ لوگ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے صف بنائے کھڑے ہیں، اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَیُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ، يَرَاهَا الْمُسْلِمُ، أَوْ تُرَى لَه.[1]

اے لوگو! علاماتِ نبوت میں سے صرف رویائے صالحہ (سچا خواب) ہی باقی بچا ہے جو مسلمان خود دیکھتا ہے یا اس کے لیے کوئی دیکھتا ہے۔

(20) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

خَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فِي غَزْوَةِ تَبُوْكَ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! تَخَلَّفْنِيْ فِي النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ: اَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هٰرُوْنَ مِنْ مُوْسٰى؟ غَيْرَ أَنَّه لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ.[2]

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے غزوۂ تبوک میں حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے (مدینہ میں) نائب بنایا تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد

1... صحیح مسلم، حدیث:479، دار احیاء التراث العربی بیروت

2... صحیح مسلم، حدیث:2404، دار احیاء التراث العربی بیروت

فرمایا: کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تم میرے ساتھ ایسے ہو جاؤ جیسے ہارون علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ؟ لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

وضاحت: یہاں پر بھی واضح فرما دیا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں، اس حدیث پاک کو شرح و بسط کے ساتھ سمجھنے کے لیے "افکار رضا ریسرچ سینٹر" کا تحقیقی رسالہ بنام "حدیث غدیر اور حدیثِ منزلت کی شرعی حیثیت" مطالعہ فرمائیں۔

(21) اُمُّ المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قَدْ كَانَ يَكُوْنُ فِي الْأُمَمِ قَبْلَكُمْ مُحَدَّثُوْنَ فَاِنْ يَكُنْ فِيْ اُمَّتِيْ مِنْهُمْ اَحَدٌ فَاِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْهُمْ قَالَ: ابْنُ وَهْبٍ: تَفْسِيْرُ مُحَدَّثُوْنَ مُلْهَمُوْنَ.[1]

"تم سے پہلے پچھلی اُمتوں میں محدَّث تھے، اگر میری امت میں کوئی محدث ہو گا تو وہ عمر بن خطاب ہیں۔ حضرت ابن وہب نے کہا محدث اس شخص کو کہتے ہیں جس پر الہام کیا جاتا ہو۔

وضاحت: مذکورہ حدیث پاک اشارۃ بتا رہی ہے کہ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے بعد کوئی نیا نبی نہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو محدث فرمایا اور محدث وہ ہوتا ہے جس پر الہام ہو یعنی اس کے دل میں اللہ پاک بات ڈال دے، اگلی حدیث مبارکہ سے ختمِ نبوت اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مقام و مرتبہ مزید واضح ہو رہا ہے۔

(22) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ

1... صحیح مسلم، حدیث: 2398، دار احیاء التراث العربی بیروت

والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَوْ كَانَ نَبِيٌّ بَعْدِيْ لَكَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ.[1]

اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا ضرور عمر بن خطاب ہوتا۔

(23)حضرت اُم کُرز کعبیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کو فرماتے سنا:

ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ وَبَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ.[2]

نبوت گئی اور بشارتیں باقی ہیں۔

(24)حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا:

فَاِنِّيْ آخِرُ الْاَنْبِيَاءِ وَاِنَّ مَسْجِدِيْ آخِرُ الْمَسَاجِدِ.[3]

بے شک میں تمام نبیوں میں آخری ہوں اور میری مسجد تمام مساجد میں آخری ہے۔

وضاحت: شارحینِ حدیث نے دیگر احادیث کی روشنی میں "مساجد میں آخری مسجد" کے معنی میں لکھا کہ یا تو شرف وفضیلت میں تین مساجد۔ مسجد حرام۔ بیت المقدس اور آخری میری مسجد ہے اس کے بعد کسی مسجد کی کوئی فضیلت نہیں۔ دوسرا معنی یہ بھی ہو سکتا ہے کہ نبیوں کی قائم کردہ مساجد میں آخری ہے اب نہ کوئی نیا نبی آئے گا نہ اس کی کوئی نئی مسجد بنے گی۔

1... سنن ترمذی، 5/385، حدیث:3706، دار الفکر بیروت

2... سنن ابن ماجہ، 2/1283، حدیث:3896، دار الفکر بیروت

3... صحیح مسلم، حدیث:1394، دار احیاء التراث العربی بیروت

(25) حضرت عبید بن عمیر لیثی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لا تقوم الســاعة حتى يخرج ثلاثون كذابا كلهم يزعم أنه نبي قبل يوم القيامة.[1]

قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تیس بہت بڑے جھوٹے ظاہر نہ ہو جائیں قیامت سے پہلے ان میں سے ہر ایک یہی دعوی کرے گا کہ وہ نبی ہے۔

(26) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اُن سے مخاطب ہو کر کہا:

يَا أَبَا ذَرٍ أَوَّلُ الْأَنْبِيَاء آدَمُ وَآخِرُهم مُحَمَّدٌ.[2]

اے ابوذر! انبیائے کرام علیہم السلام میں سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور سب سے آخری حضرت محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہیں۔

(27) حضرت مصعب بن سعد اپنے والد حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم خَرَجَ اِلٰى تَبُوْكَ وَاسْتَخْلَفَ عَلِيًّا فَقَال: أَتُخَلِّفُنِيْ فِي الصِّبْيَانِ وَالنِّسَاءِ؟ قَالَ: أَلاَ تَرْضَى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى اِلاَّ أَنَّه لَيْسَ نَبِيٌّ بَعْدِيْ.[3]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تبوک کی جانب روانہ ہوئے اور حضرت علی رضی اللہ

---

1 ... مصنف ابن ابی شیبہ، 7/503، حدیث:37565، مکتبۃ الرشد ریاض

2 ... کنز العمال، 16/132، حدیث:44158، مؤسسۃ الرسالۃ بیروت

3 ... صحیح بخاری، 6/3، حدیث:4416، دار طوق النجاۃ

عنہ کو اپنی جگہ چھوڑا تو انھوں نے عرض کیا: کیا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مجھے بچوں اور عورتوں میں چھوڑے جارہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: کیا تو اس پر راضی نہیں کہ تجھے مجھ سے وہی مناسبت ہو جو ہارون علیہ السلام کو موسٰی علیہ السلام سے تھی۔ مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (اس حدیث پاک کی تفصیل جاننے کے لیے ہماری کتاب "حدیث غدیر و حدیث منزلت کی حیثیت" مطالعہ فرمائیں)

(28) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبیِ پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

فُضِّلَتْ عَلَى الأَنْبِيَآءِ بِسِتٍّ أُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمْ ونُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْمَغَانِمُ وَجُعِلَتْ لِي الْاَرْضُ طَهُوْرًا وَمَسْجِدًا وَأُرْسِلْتُ اِلى الْخَلْقِ كَافَّةً وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ.[1]

مجھے تمام انبیائے کرام پر چھ باتوں میں فضیلت دی گئی اوّل یہ کہ مجھے جوامع الکلم دیئے گئے اور دوسرا یہ کہ رُعب سے میری مدد کی گئی۔ تیسرا میرے لیے غنیمت کا مال حلال کر دیا گیا۔ چوتھا میرے لیے تمام زمین پاک اور نماز پڑھنے کی جگہ بنادی گئی۔ پانچواں میں تمام مخلوق کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ چھٹا یہ کہ مجھ پر انبیاء کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔

(29) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ كَانَتْ تَسُوْسُهُمْ اَنْبِيَائُهُم كُلَّمَا ذَهَبَ نَبِيٌّ خَلْفَه

1... صحیح مسلم، حدیث: 523، دار احیاء التراث العربی بیروت

نَبِیٌّ وَّ اِنَّه لَیْسَ کَائِنًا فِیْکُمْ نَبِیٌّ بَعْدِیْ.(1)

بنی اسرائیل کا نظام حکومت ان کے انبیائے کرام چلاتے تھے جب بھی ایک نبی رخصت ہوتا تو اس کی جگہ دوسرا نبی آجاتا اور بے شک میرے بعد تم میں کوئی نبی نہیں آنے والا۔

(30)حضرت سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا:

أَمَا تَرْضٰـــى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْســـي غَيْرَ اَنَّه لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ.(2)

کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موسٰی علیہ السلام کے لیے ہارون علیہ السلام تھے۔ مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

(31)حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث میں ہے:

وَرَأَيْتُ الْخَاتَمَ عِنْدَ كَتِفِه مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ يُشْبِهُ جَسَدَه.(3)

اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے کندھے کے پاس کبوتر کے انڈے کے برابر مہر نبوت دیکھی جس کا رنگ جسم کے رنگ کے مشابہ تھا۔

(32)حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيْتُ خَزَآئِنَ

1...مصنف ابن ابی شیبہ، 7/464، حدیث:37260، مکتبۃ الرشد ریاض

2... صحیح مسلم، حدیث:2404، دار احیاء التراث العربی بیروت

3... صحیح مسلم، حدیث:2344، دار احیاء التراث العربی بیروت

الْأَرْضِ فَوُضِــعَ فِيْ يَدَيَّ أُسْــوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبُرَ ا عَلَيَّ وَأَهَمَّانِيْ فَأُوْحِيَ اِلَيَّ انِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَذَهَبَا فَأَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ الَّذَيْن أَنَا بَيْنَهُمَا صَاحِبَ صَنْعَآءِ وَصَاحِبُ الْيَمَامَةِ.[1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا، میرے پاس زمین کے خزانے لائے گئے اور میرے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن رکھے گئے جو مجھے بہت بھاری لگے اور میں ان سے متفکر ہوا، پھر مجھے وحی کی گئی کہ میں ان کو پھونک مار دوں۔ میں نے پھونک ماری تو وہ اڑ گئے۔ میں نے اس خواب کی یہ تعبیر لی کہ میں دو کذابوں کے درمیان ہوں۔ ایک صنعاء کا رہنے والا اور دوسرا یمامہ کا رہنے والا ہے۔

(33)حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث مبارکہ کے آخر میں ہے:

فَاوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْن يَخْرُجَانِ مِنْ بَعْدِيْ فَكَانَ اَحَدُهُمَا الْعَنْسِــيَّ صَاحِبَ صَنْعَآءَ وَالآخَرُ مُسَيْلِمَةَ صَاحِبُ الْيَمَامَةِ.[2]

میں نے اس کی یہ تعبیر لی کہ میرے بعد دو جھوٹے شخصوں کا ظہور ہو گا۔ ایک ان میں سے صنعاء کا رہنے والا عنسی ہے اور دوسرا یمامہ کا رہنے والا مسیلمہ ہے۔

(34)حضرت وہب بن رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث کے تحت روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن حضرت نوح علیہ السلام کی امت کہے گی:

---

1 ... صحیح مسلم، حدیث:2274، دار احیاء التراث العربی بیروت

2 ... صحیح مسلم، حدیث:2274، دار احیاء التراث العربی بیروت

وَاَیْنَ عَلِمْتَ ھٰذَا یَا اَحْمَدُ وَاَنْتَ وَاُمَّتُکَ آخِرُ الْاُمَمِ.[1]

اے احمد! آپ کو یہ کیسے معلوم ہوا؟ حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم اور آپ کی اُمت اُمتوں میں آخری ہیں۔ (یعنی حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا آخری نبی ہونا سابقہ انبیاء کو بھی معلوم ہے۔)

(35) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا:

اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ ھَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی اِلَّا اَنَّه لَا نَبِی بَعْدِیْ.[2]

تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کے لیے ہارون علیہ السلام تھے۔ سنو بلاشبہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

اس روایت کی بابت راوی کے استفسار پر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”میں نے اس حدیث کو خود سُنا ہے۔“ انھوں نے اپنی دونوں انگلیاں کانوں پر رکھیں اور کہا: اگر میں نے خود نہ سُنا ہو تو میرے دونوں کان بہرے ہو جائیں۔

(36) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ ایک طویل حدیث مبارکہ میں ہے:

بَیْنَ کَتِفَیْه خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَھُوَ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ.[3]

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت ہے اور

1...المستدرک، 2/597، حدیث:4012، دار الکتب العلمیہ بیروت

2... صحیح مسلم، حدیث:2404، دار احیاء التراث العربی بیروت

3...ترمذی، 5/364، حدیث:3658، دار الفکر بیروت

آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم آخری نبی ہیں۔

(37) علامہ علاء الدین علی متقی نے "کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال" میں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لا نبی بعدی ولا امة بعدکم الا فاعبدوا ربکم وصلوا خمسکم وصوموا شھرکم واطیعوا ولاۃ امرکم تدخلوا جنة ربکم.[1]

میرے بعد کوئی نبی نہیں اور نہ ہی تمہارے بعد کوئی اُمت، پس تم اپنے رب کی عبادت کرو اور پنج گانہ نماز قائم کرو اور اپنے پورے مہینے (رمضان) کے روزے رکھو اور اپنے حکمران کی اطاعت کرو، آخر کار اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔

(38) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے امام احمد بن حنبل نے یہ حدیث مبارکہ نقل کی ہے کہ جب غزوہ تبوک کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنا جانشین مقرر فرمایا تو انہوں نے عرض کیا:

یا رسول اللّٰه، اتخلفنی فی الخالفة، فی النساء والصبیان؟ فقال: اما ترضی ان تکون منی بمنزلة ھارون من موسٰی؟ قال: بلی یا رسول اللّٰه قال: فادبر علی مسرعا کانی انظر الی غبار قدمیه یسطع وقد قال حماد: فرجع علی مسرعا.[2]

یارسول اللہ! کیا آپ مجھے پیچھے رہ جانے والوں میں (یعنی) عورتوں اور بچوں میں جانشین بنا رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تو اس بات سے خوش

1... کنز العمال، 15/295، حدیث:12922، مؤسسۃ الرسالہ بیروت

2... مسند امام احمد، 3/84، حدیث:1490، مؤسسۃ الرسالۃ بیروت

نہیں کہ تجھے مجھ سے وہی نسبت ہو جو ہارون علیہ السلام کی موسیٰ علیہ السلام سے تھی؟ عرض کیا: یارسول اللہ! کیوں نہیں؟ اُس (راوی) نے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ تیزی سے مُڑے گویا میں ان کے قدموں کو غبار اڑتے دیکھ رہا ہوں (یعنی وہ منظر مجھے ایسے یاد ہے جیسے ابھی دیکھ رہا ہوں) اور حماد نے کہا: علی تیزی سے مُڑے۔

اعلیٰ حضرت بریلوی کا قلمی جہاد

ختمِ نبوت کے منکروں کے خلاف اعلیٰ حضرت محدث بریلوی علیہ الرحمہ نے ۱۳۱۷ھ / 1899ء میں ایک جامع کتاب "جَزَاءُ اللهِ عَدُوَّہٗ بِاِبَائِهٖ خَتْمِ النُّبُوَّةِ" (دشمنِ خدا کے ختم نبوت کا انکار کرنے پر خدائی جزا) لکھ کر باطل عقائد پر کاری ضرب لگائی۔ آپ نے اس کتاب میں 120 احادیث مبارکہ تحریر فرما کر ختم نبوت کا عقیدہ واضح کیا۔ مذکورہ احادیث 60 صحابہ اور 11 تابعین سے مروی ہیں۔

اعلیٰ حضرت محدث بریلوی علیہ الرحمہ نے ۱۳۲۰ھ / 1902ء میں دوسرا رسالہ "اَلسُّوْءُ وَالْعِقَابُ عَلَى الْمَسِيْحِ الْكَذَّابِ" (جھوٹے مسیح پر وبال اور عذاب) لکھا جس میں مرزا کذاب کے دس کفریہ عقائد لکھ کر اس کا کافر و مرتد ہونا ثابت کیا۔ مرزا دجال کے دعویٰ مسیح و مثلِ مسیح کے خلاف حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ پہلے ہی ایک کتاب "الصارم الربانی علیٰ اسراف القادیانی" تحریر کر چکے تھے۔

قادیانی مرتد کے خلاف ۱۳۲۳ھ / 1905ء میں اعلیٰ حضرت مجددِ دین وملت علیہ الرحمہ نے رسالہ "قَهْرُ الدَّيَّانِ عَلٰى مُرْتَدٍّ بِقَادِيَانٍ" (قادیانی مرتد پر قہر خداوندی) اور ۱۳۲۶ھ / 1908ء میں رسالہ "اَلْمُبِيْنُ خَتْمُ النَّبِيِّيْنَ" تحریر فرمایا۔ ۱۳۲۴ھ / 1906ء میں آپ نے ایک استفتاء علمائے حرمین کی خدمت میں بھجوایا جس پر وہاں

کے علماء نے مرزا اور دیابنہ کے طواغیت اربعہ کی تکفیر کی جو ''حُسّام الحرمین'' کے نام سے شائع ہوئے۔

۱۳۳۵ھ / 1916ء میں آپ نے ''بابُ العقائد وَالکلام'' اور ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء میں ''اَلْجُرَازُ الدَّیَانِیْ عَلَی الْمُرْتَدِّ الْقَادِیَانِیْ'' (قادیانی مرتد پر خدائی خنجر) تحریر فرما کر قادیانی فتنہ کی کمر توڑ دی۔

فتاویٰ رضویہ سے ایک فتویٰ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ غیر مقلد وہابی جو تقلید کو بدعت کہے، ائمہ مجتہدین پر طعن کرے، ختم نبوت اور کرامات اولیا کا قائل نہ ہو۔ جناب ولی الاولیاء غوث الاعظم پر طعن کرے، انعقاد مجلس میلاد اور یارسول اللہ کہنے کو بدعت کہے، آمین بالجہر و رفع الیدین کرے وغیرہ وغیرہ، ایسے شخص کی اقتدا اور اس کی موانست و مکالمت صوم و صلوٰۃ جائز ہے یا نہیں؟ ایسے عقیدہ والوں کو واسطے دفع فتنہ وفساد کے جو موجب اس کا خلاف عقیدت باہمی سے مسجد میں نہ آنے دینا جائز ہے یا نہیں؟ بحسبِ فرمانِ شرع شریف بحوالہ کتب ارشاد ہو۔

جواب: ایسا شخص کافر مرتد ہے، اس کے مرتد ہونے کے لیے صرف انکار خاتمیت ہی کافی ہے۔ قال اللہ تعالیٰ: وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ. (اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: اور لیکن اللہ کے رسول اور نبیوں کے خاتم ہیں۔) تتمۃ الفتاوی اور الاشباہ والنظائر میں ہے: ان لم یعرف ان محمدا صلی اللہ علیہ وسلم آخر الانبیاء فلیس بمسلم لانہ من الضروریات۔ اگر کوئی شخص یہ عقیدہ نہیں رکھتا کہ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخری نبی ہیں تو وہ مسلمان ہی نہیں کیوں کہ یہ ضروریات دین

میں سے ہے۔[1]

قادیانی تو ایسا مرتد ہے جس کی نسبت تمام علمائے کرام حرمین شریفین نے بالاتفاق تحریر فرمایا ہے کہ من شك فی کفرہ فقد کفر (جس نے اس کے کفر میں شک کیا، وہ کافر ہو گیا۔)

اسے معاذاللہ مسیح موعود کیا مہدی یا مجدد یا ایک ادنیٰ درجہ کا مسلمان جاننا درکنار جو اس کے اقوال ملعونہ پر مطلع ہو کر اس کے کافر ہونے میں ادنیٰ شک کرے وہ خود کافر مرتد ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) قادیانی عقیدے والے، قادیانی کو کافر مرتد نہ ماننے والے مرد خواہ عورت کا نکاح اصلاً ہرگز زنہار کسی مسلم کافر یا مرتد اس کے ہم عقیدہ یا مخالف العقیدہ غرض تمام جہان میں انسان حیوان جن شیاطین کسی سے نہیں ہو سکتا جن سے ہو گا زنائے خالص ہو گا۔[2]

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا موقف

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مدعیِ نبوت سے دلیل طلب کرنا بھی کفر ہے۔ اس حوالے سے آپ کا موقف یہ ہے:

وَتَنَبَّأَ رَجُلٌ فِی زَمَنِ أَبِی حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللهُ وَقَالَ: أَمْهِلُوْنِیْ حَتّٰی أَجِیْئَ بِالْعَلَامَاتِ وَقَالَ أَبُوْحَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللهُ مَنْ طَلَبَ مِنْهُ عَلَامَةً فَقَدْ كَفَرَ لِقَوْلِ النَّبِیِّ لَا نَبِیَّ بَعْدِی

ایک شخص نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں نبوت کا دعویٰ کیا اور

1... فتاویٰ رضویہ، 8/74، رضا فاؤنڈیشن لاہور

2... فتاویٰ رضویہ، 11/515، رضا فاؤنڈیشن لاہور

کہنے لگا مجھے مہلت دو تا کہ میں نشانیاں دکھاؤں۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جس نے اس سے نبوت پر دلیل یا نشانی مانگی وہ بھی کافر ہو جائے گا کیونکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: میرے بعد کوئی نبی نہیں۔[1]

امام محمد بن شہاب الکردری (م827ھ)

محمد بن شہاب الکردری فرماتے ہیں:

وَأَمَّا الْإِيمَانُ بِسَيِّدِنَا عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَيَجِبُ بِأَنَّهُ رَسُوْلُنَا فِي الْحَالِ وَخَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ فَإِذَا آمَنَ بِأَنَّهُ رَسُوْلٌ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِأَنَّهُ خَاتَمُ الرُّسُلِ لَا يَنْسَخُ دِيْنُهُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يَكُوْنُ مُؤْمِنًا وَعِيْسٰى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ يَنْزِلُ إِلَى النَّاسِ يَدْعُوْا إِلٰى شَرِيْعَتِهٖ وَهُوَ سَائِقٌ لِأُمَّتِهٖ إِلٰى دِيْنِهٖ[2]

حضور نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کا مطلب ہم پر واجب ہے کہ (ہم اعتقاد رکھیں) آپ آج بھی ہمارے رسول ہیں اور سلسلہ انبیاء و رسل کو ختم فرمانے والے ہیں اگر کوئی شخص یہ ایمان رکھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں مگر یہ ایمان نہ رکھے کہ آپ آخری رسول ہیں، قیامت تک آپ کا دین منسوخ نہیں ہو گا تو وہ مومن نہیں، (البتہ) حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کی طرف نازل ہوں گے اور انہیں شریعت محمدی کی طرف بلائیں گے اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کو آپ کے دین کی رغبت دلائیں گے۔

مفتی نعیم الدین مراد آبادی

مفسرِ شہیر مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں کہ

1 ...مناقب الامام الاعظم ابی حنیفۃ للکردری، 1 / 161، دائرۃ المعارف النظامیۃ ہند

2...الفتاوی البزازیۃ، الجزء الثالث، کتاب السیر، بھامش الفتاوی الھندیۃ، 6 / 327، دار الفکر بیروت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا آخر الانبیاء ہونا قطعی ہے، نصِ قرآنی بھی اس میں وارد ہے اور صحاح کی بکثرت احادیث جو حدِّ تواتر تک پہنچتی ہیں ان سب سے ثابت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب سے آخری نبی ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی ہونے والا نہیں جو حضور علیہ السلام کی نبوت کے بعد کسی اور کو نبوت ملنا ممکن جانے، وہ ختم نبوت کا منکر اور کافر، خارج از اسلام ہے۔[1]

شام کے نصرانی کا ختم نبوت کی شہادت دینا

طبرانی کبیر میں سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، میں زمانہ جاہلیت میں ملک شام کو تجارت کے لئے گیا تھا ملک کے اسی کنارے پر اہل کتاب سے ایک شخص مجھے ملا پوچھا کیا تمہارے یہاں کسی شخص نے نبوت کا دعوٰی کیا ہے؟ ہم نے کہاہاں، کہا تم ان کی صورت دیکھو تو پہچان لوگے ؟ میں نے کہاہاں، وہ ہمیں ایک مکان میں لے گیا جس میں تصاویر تھیں، وہاں نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی صورت کریمہ مجھے نظر نہ آئی، اتنے میں ایک اور کتابی آکر بولا: کس شغل میں ہو؟ ہم نے حال ذکر کیا، وہ ہمیں اپنے گھر لے گیا وہاں جاتے ہی حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر منیر مجھے نظر آئی اور دیکھا کہ ایک شخص حضور کے پیچھے حضور کے قدم مبارک کو پکڑے ہوئے ہے۔ میں نے کہا: یہ دوسرا کون ہے ؟ وہ کتابی بولا: بیشک کوئی نبی ایسا نہ ہوا جس کے بعد نبی نہ ہو سوا اس نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں اور یہ دوسرا ان کے بعد خلیفہ ہے۔ اسے جو میں دیکھوں تو ابو بکر صدیق کی تصویر تھی۔[2]

---

1 ... کنزالایمان مع تفسیر خزائن العرفان، ص63، مطبوعہ پاک کمپنی لاہور

2 ... معجم کبیر، 2/125، حدیث: 1537، دار احیاء التراث العربی، بیروت

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری نبی ہونا قطعی ہے

یاد رہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا آخری نبی ہونا قطعی ہے اور یہ قطعیَّت قرآن و حدیث و اِجماعِ امت سے ثابت ہے۔ قرآن مجید کی صریح آیت بھی موجود ہے اور اَحادیث تَواتُر کی حد تک پہنچی ہوئی ہیں اور امت کا اِجماعِ قطعی بھی ہے، ان سب سے ثابت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سب سے آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی ہونے والا نہیں۔ جو حضور پُر نور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی نبوت کے بعد کسی اور کو نبوت ملنا ممکن جانے وہ ختمِ نبوت کا منکر، کافر اور اسلام سے خارج ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اللہ پاک سچا اور اس کا کلام سچا، مسلمان پر جس طرح لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللہ ماننا، اللہ سُبْحٰنَہٗ وَتَعَالٰی کو اَحد، صمد، لَاشَرِیْكَ لَہٗ (یعنی ایک، بے نیاز اور اس کا کوئی شریک نہ ہونا) جاننا فرضِ اوّل و مَناطِ ایمان ہے، یونہی مُحَمَّدٌ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو خَاتَمَ النَّبِیّٖن ماننا ان کے زمانے میں خواہ ان کے بعد کسی نبیٔ جدید کی بِعثت کو یقیناً محال و باطل جاننا فرضِ اَجل و جزءِ اِیقان ہے۔ ”وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ“ نصِ قطعی قرآن ہے، اس کا منکر نہ منکر بلکہ شبہ کرنے والا، نہ شاک کہ ادنیٰ ضعیف احتمال خفیف سے توہّم خلاف رکھنے والا، قطعاً اجماعاً کافر ملعون مُخَلَّد فِی النِّیْرَان (یعنی ہمیشہ کے لئے جہنمی) ہے، نہ ایسا کہ وہی کافر ہو بلکہ جو اس کے عقیدہ ملعونہ پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ جانے وہ بھی کافر، جو اس کے کافر ہونے میں شک و تَرَدُّد کو راہ دے وہ بھی کافر بَیِّنُ الْکَافِرِ جَلِیُّ الْکُفْرَان (یعنی واضح کافر اور اس کا کفر روشن) ہے۔(1)

1… فتاوی رضویہ، 15 / 631، رضا فاؤنڈیشن لاہور

ہمارے مولا ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر یوں ایمان لانا فرض ہے کہ حضور اب بھی ہمارے رسول ہیں (نہ یہ کہ معاذ اللہ بعد وصال شریف حضور رسول نہ رہے یا حضور کے بعد اب اور کوئی ہمارا رسول ہو گیا) اور ایمان لانا فرض ہے کہ حضور تمام انبیاء ومرسلین کے خاتم ہیں، اگر حضور کے رسول ہونے پر ایمان لایا اور خاتم الانبیاء ہونے پر ایمان نہ لایا تو مسلمان نہ ہو گا۔ (1)

یہاں رسالت پر ایمان مجازاً بنظر صورت بحسب ادعائے قائل بولا گیا ورنہ جو ختم نبوت پر ایمان نہ لایا قطعاً حضور کی رسالت ہی پر ایمان نہ لایا کہ رسول جانتا تو حضور جو کچھ اپنے رب جل جلالہ کے پاس سے لائے سب پر ایمان لاتا۔ کما تقدم فی کلام الامام التورپشتی رحمہ اللہ تعالیٰ (جیسا کہ امام تورپشتی کے کلام میں پہلے گزر چکا ہے۔)

امام علامہ یوسف اردبیلی شافعی کتاب الانوار میں فرماتے ہیں: من ادعی النبوۃ فی زماننا او صدق مدعیا لھا او اعتقد نبیا فی زمانہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اوقبلہ من لم یکن نبیا کفر اھ ملخصًا جو ہمارے زمانے میں نبوت کا مدعی ہو یا دوسرے کسی مدعی کی تصدیق کرے یا حضور کے زمانے میں کسی کو نبی مانے یا حضور سے پہلے کسی غیر نبی کو نبی جانے کافر ہو جائے اھ ملخصًا۔ (2)

امام غزالی

امام حجۃ الاسلام محمد بن محمد بن محمد غزالی کتاب الاقتصاد میں فرماتے ہیں: ان الامت فھمت من ھذا اللفظ انہ افھم عدم نبی بعدہ ابدا وعدم رسول بعدہ ابدا

1... مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر، 1 / 691، دار احیاء التراث العربی، بیروت

2... فتاوی رضویہ، 15 / 723، رضا فاؤنڈیشن لاہور

وانہ لیس فیہ تاویل ولا تخصیص ومن اولہ بتخصیص فکلامہ من انواع الھذیان لا یمنع الحکم بتکفیرہ لانہ مکذب لھذا النص الذی اجمعت الامۃ علی انہ غیر مؤول ولا مخصوص یعنی تمام امت محمدیہ علی صاحبہا وعلیہا الصلوٰۃ والتحیۃ نے لفظ خاتم النبیین سے یہی سمجھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کبھی کوئی نبی نہ ہوگا حضور کے بعد کبھی کوئی رسول نہ ہوگا اور تمام امت نے یہی مانا کہ اس لفظ میں نہ کوئی تاویل ہے کہ آخر النبیین کے سوا خاتم النبیین کے کچھ اور معنی گھڑیئے نہ اس عموم میں کچھ تخصیص ہے کہ حضور کے ختم نبوت کو کسی زمانے یا زمین کے کسی طبقے سے خاص کیجئے اور جو اس میں تاویل و تخصیص کو راہ دے اس کی بات جنون یا نشے یا سرسام میں بہکنے بڑانے بکنے کے قبیل سے ہے اسے کافر کہنے سے کچھ ممانعت نہیں کہ وہ آیت قرآن کی تکذیب کر رہا ہے جس میں اصلاً تاویل و تخصیص نہ ہونے پر امتِ مرحومہ کا اجماع ہو چکا ہے۔[1]

حضور پر نور خاتم النبیین سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم علیہ وعلیہم اجمعین کا خاتم یعنی بعثت میں آخر جمیع انبیاء و مرسلین بلا تاویل و بلا تخصیص ہونا ضروریات دین سے ہے جو اس کا منکر ہو یا اس میں ادنی شک و شبہہ کو بھی راہ دے کافر مرتد ملعون ہے، آیہ کریمہ "وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ" (لیکن آپ اللہ کے رسول اور انبیاء کے خاتم ہیں۔) وحدیث متواتر لا نبی بعدی (میرے بعد کوئی نبی نہیں۔) سے تمام امت مرحومہ نے سلفاً و خلفاً یہی معنی سمجھے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بلا تخصیص تمام انبیاء میں آخر نبی ہوئے حضور کے ساتھ یا حضور کے بعد قیام قیامت تک کسی کو نبوت ملنی محال ہے۔[2]

1... فتاوی رضویہ، 15/724، رضا فاؤنڈیشن لاہور

2... فتاوی رضویہ، 14/333، رضا فاؤنڈیشن لاہور

حضور انور خاتم النبیین ہیں کہ نہ تو حضور کے زمانہ میں نہ حضور انور کے بعد کوئی نبی ہو سکتا نہ اصلی نبی نہ ظلی بروزی مراتی مذاقی افیونی چرسی نبی۔ حضور کی نبوت تمام نبیوں کی نبوت کی ناسخ ہے، حضور ہی آخری نبی ہیں۔[1]

سوال: حضرت محمد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم پر پیغمبری ختم ہو گئی یا نہیں؟ اور اللّٰہ تعالٰی نے محمد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کو خاتم النبیین فرمایا ہے یا نہیں؟

جواب: بے شک نبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم پر بنصِ قطعی قرآن نبوّت ختم ہو گئی، اب کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔[2]

صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عقیدہ ختم نبوت

حضرت ابو بکر صدیق اور جماعتِ صحابہ کا عقیدہ

مسلمانوں کے پہلے خلیفہ، امیرُ المؤمنین حضرت سیّدُنا ابو بکر صدیق رضی اللّٰہ عنہ نے رسولِ کریم صلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے زمانے میں نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے مُسَیلمہ کذّاب اور اس کے ماننے والوں سے جنگ کے لئے صحابیِ رسول حضرت خالد بن ولید رضی اللّٰہُ عنہ کی سربراہی میں 24 ہزار کا لشکر بھیجا جس نے مُسَیلمہ کذّاب کے 40 ہزار کے لشکر سے جنگ کی، تاریخ میں اسے "جنگِ یمامہ" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، اس جنگ میں 1200 مسلمانوں نے جامِ شہادت نوش فرمایا جن میں 700 حافظ و قاریِ قراٰن صحابہ بھی شامل تھے جبکہ مُسَیلمہ کذّاب سمیت اس کے لشکر کے 20 ہزار لوگ ہلاک ہوئے اور اللّٰہ پاک نے مسلمانوں کو عظیم فتح نصیب فرمائی۔[3] رحمتِ عالَم صلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے دس سالہ مدنی دور

1...مراۃ المناجیح، 5/562، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور

2...اعلیٰ حضرت سے سوال جواب، ص56 مکتبۃ المدینہ کراچی

3...الکامل فی التاریخ، 2/218 تا224، دار الکتب العلمیہ بیروت، سیرتِ سید الانبیاء، ص609،608، مکتبہ مظہر لاہور، مراٰۃ المناجیح، 3/283، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور

میں غزوات اور سرایا ملا کر کُل 74 جنگیں ہوئیں جن میں کُل 259 صحابہ شہید ہوئے جبکہ مُسَیلمہ کذّاب کے خلاف جو "جنگِ یمامہ" لڑی گئی وہ اس قدر خونریز تھی کہ صرف اس ایک جنگ میں 1200 صحابہ شہید ہوئے جن میں سات سو حفاظ صحابہ بھی شامل ہیں۔ ختمِ نبوت کے معاملے میں جنگِ یمامہ میں 24 ہزار صحابۂ کرام نے شریک ہو کر اور 1200 صحابۂ کرام نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کر کے اپنا عقیدہ واضح کر دیا کہ حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اللہ پاک کے آخری نبی و رسول ہیں، حضورِ اکرم نورِ مجسم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہو سکتا اور اگر کوئی نبوت کا دعویٰ کرے تو اس سے اعلانِ جنگ کیا جائے گا۔

حضرت عمر فاروقِ اعظم کا عقیدہ

مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ، امیرُ المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ نے حُضور نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وِصالِ ظاہری کے بعد روتے ہوئے اس طرح فرمایا: یارسولَ اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! اللہ پاک کی بارگاہ میں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مرتبہ اس قدر بلند ہے کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو انبیائے کرام میں سب سے آخر میں بھیجا ہے اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ذکر ان سب سے پہلے فرمایا ہے۔[1]

حضرت عثمانِ غنی کا عقیدہ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہُ عنہ نے کوفہ میں کچھ لوگ پکڑے جو نبوت کے جھوٹے دعویدار مُسَیلمہ کذّاب کی تشہیر کرتے اور اس کے بارے میں لوگوں کو دعوت دیتے تھے۔ آپ رضی اللہُ عنہ نے مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ، حضرت سیّدُنا عثمان بن عفان رضی اللہُ عنہ کو اس بارے میں خط لکھا۔ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہُ عنہ نے جواب میں لکھا کہ ان کے سامنے

---

1 ...الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ، 1 / 45، دار الفکر بیروت

دینِ حق اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ الله کی گواہی پیش کرو۔ جو اسے قبول کرلے اور مُسَیلمہ کذّاب سے بَراءَت و علیحدگی اختیار کرے اسے قتل نہ کرنا اور جو مُسَیلمہ کذّاب کے مذہب کو نہ چھوڑے اسے قتل کر دینا۔ ان میں سے کئی لوگوں نے اسلام قبول کرلیا تو انہیں چھوڑ دیا اور جو مُسَیلمہ کذّاب کے مذہب پر رہے تو ان کو قتل کر دیا۔[1]

حضرت علیُّ المرتضیٰ کا عقیدہ

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ، امیرُ المؤمنین حضرت سیّدُنا علیُّ المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سرکارِ دو عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: بَیْنَ کَتِفَیْہِ خَاتَمُ النُّبُوَّۃِ وَھُوَ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ یعنی رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دونوں کندھوں کے درمیان مُہرِ نبوت تھی اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم آخری نبی ہیں۔[2]

صحابیِ رسول حضرت فیروز دیلمی کا عقیدۂ ختمِ نبوت کے لئے جذبہ

نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے زمانے میں اسود عنسی نامی شخص نے یمن میں نبوت کا دعویٰ کیا، سرکارِ دو عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس کے شر و فساد سے لوگوں کو بچانے کے لئے صحابۂ کرام سے فرمایا کہ اسے نیست و نابود کر دو۔ حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ نے اُس کے محل میں داخل ہو کر اُسے قتل کر دیا۔ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے غیب کی خبر دیتے ہوئے مدینۂ منورہ میں مرضِ وصال کی حالت میں صحابۂ کرام کو یہ خبر دی کہ آج اسود عنسی مارا گیا اور اسے اس کے اہلِ بیت میں سے ایک مبارک مرد فیروز نے قتل کیا ہے، پھر فرمایا: فَازَ فَیْرُوْز یعنی فیروز کامیاب ہو گیا۔[3]

1 ... سنن کبریٰ للبیہقی، 8/350، رقم: 16852، دار الکتب العلمیہ بیروت

2 ... ترمذی، 5/364، حدیث: 3658، دار الفکر بیروت

3 ... الخصائص الکبریٰ، 1/464، دار الکتب العلمیہ بیروت

صحابیِ رسول حضرت ثُمامہ کا عقیدہ

حضرت سیّدُنا ثُمامہ بن اُثال رضی اللہُ عنہ نبوّت کے جھوٹے دعویدار مُسَیلمہ کذّاب سے اس قدر نفرت کیا کرتے تھے کہ جب کوئی آپ رضی اللہُ عنہ کے سامنے اس کا نام لیتا تو جوشِ ایمانی سے آپ رضی اللہُ عنہ کے جسم پر لرزہ طاری ہو جاتا اور رونگٹے کھڑے ہو جاتے۔ آپ نے ایک مرتبہ مسلمانوں سے خطاب کرتے ہوئے یہ تاریخی جملے ادا کئے: مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ نہ تو کوئی اور نبی ہے نہ ان کے بعد کوئی نبی ہے، جس طرح اللہ پاک کی اُلُوہیَّت میں کوئی شریک نہیں ہے اسی طرح محمدِ مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نبوّت میں کوئی شریک نہیں ہے۔ (1)

صحابیِ رسول حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ کا عقیدہ

بخاری شریف میں ہے: حضرت اسماعیل بن ابی خالد رحمۃُ اللہِ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن اَبی اَوفیٰ رضی اللہُ عنہما سے پوچھا: آپ نے حُضور نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کو دیکھا تھا؟ حضرت عبد اللہ بن اَبی اَوفیٰ رضی اللہُ عنہما نے فرمایا: ان کا بچپن میں انتقال ہو گیا تھا۔ اگر رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد کسی نبی کا ہونا مقدر ہوتا تو حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صاحبزادے زندہ رہتے، مگر حُضور کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ (2)

صحابیِ رسول حضرت انس کا عقیدہ

حضرت انس رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: (رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صاحبزادے) حضرت

---

1 ... ثمار القلوب فی المضاف والمنسوب، ص261، دار المعارف قاہرہ

2 ... صحیح بخاری، 4/153، حدیث: 6194، دار طوق النجاۃ

ابراہیم اتنے بڑے ہوگئے تھے کہ ان کا جسم مبارک گھوارے (جھولے) کو بھر دیتا، اگر وہ زندہ رہتے تو نبی ہوتے مگر ان کا زندہ رہنا ممکن نہیں تھا کیونکہ تمہارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم آخرُ الانبیاء ہیں۔ (1)

صحابیِ رسول حضرت عبد اللہ بن مسعود کا عقیدہ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہُ عنہ نے لوگوں کو عمدہ اور احسن طریقے سے دُرودِ پاک پڑھنے کی ترغیب دلائی تو لوگوں نے آپ رضی اللہُ عنہ سے عرض کیا کہ آپ رضی اللہُ عنہ ہمیں عمدہ دُرودِ پاک سکھا دیجئے۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہُ عنہ نے فرمایا کہ اس طرح دُرودِ پاک پڑھو: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلوٰتَكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ، وَاِمَامِ الْمُتَّقِينَ، وَخَاتَمِ النَّبِيِّينَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ... یعنی اے اللہ! اپنی رحمتیں اور برکتیں رسولوں کے سردار، متقیوں کے امام اور آخری نبی محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر نازِل فرما جو تیرے بندے اور رسول ہیں...۔ (2) یعنی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہُ عنہ نے بذاتِ خود خَاتَمُ النَّبِيِّيْن کے الفاظ کے ساتھ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرودِ پاک پڑھا اور دوسروں کو بھی اس طرح دُرودِ پاک پڑھنے کی ترغیب دلائی۔

حضرت اُمِّ اَیْمَن کا عقیدہ

حضرت انس رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ظاہری وصال فرمانے کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہُ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہُ عنہ سے فرمایا: آیئے حضرت اُمِّ اَیْمَن رضی اللہُ عنہا سے ملاقات کے لئے چلتے ہیں جیسا کہ حُضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

1...زرقانی علی المواھب، 4/355، دار الکتب العلمیہ بیروت

2...ابنِ ماجہ، 1/293، حدیث: 906، دار الفکر بیروت

ان سے ملاقات فرمایا کرتے تھے۔ جب دونوں ان کے پاس پہنچے تو وہ رونے لگیں۔ حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہُ عنہما نے فرمایا: آپ کیوں روتی ہیں؟ حضرت اُمِّ اَیمن رضی اللہُ عنہا نے کہا: اس وجہ سے رو رہی ہوں کہ (نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وصال کی وجہ سے) آسمان سے وحی آنے کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے۔ یہ سُن کر حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہُ عنہما بھی رونے لگے۔[1]

1 ... مسلم، حدیث: 2454، دار احیاء التراث العربی بیروت

سید کامران عطاری مدنی
کے چند مزید رسالے

1. 63 حکایات و واقعات 2. تہجد گزاروں کے واقعات 3. ارشاداتِ اعلیٰ حضرت
4. تفسیر صراط الجنان سے ماخوذ حکایات و واقعات
5. تفسیر صراط الجنان سے ماخوذ فتاوی رضویہ کی عبارات
6. آیتِ درود اور شانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم
7. لقمۂ حرام کی تباہ کاریاں 8. حضرت حاتم اصم کے واقعات 9. فضائلِ درودِ پاک
10. عقلمندوں کے لیے نصیحتوں کے مدنی پھول 11. حکایاتِ احیاء العلوم
12. کثرت سے مطالعہ کرنے والے بزرگوں کے واقعات
13. علمِ غیبِ مصطفیٰ قرآنی آیات و تفاسیر کی روشنی میں
14. آیاتِ احکام ماخوذ از تفسیر صراط الجنان 15. حکایاتِ روح البیان
16. حیات انبیاء پر عمدہ دلائل 17. سود کی تباہ کاریاں
18. امام اعظم کی ذہانت کے واقعات 19. صفر کا مہینہ ہرگز منحوس نہیں
20. اخلاقِ مصطفیٰ قرآن کی روشنی میں 21. حضور غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کی 111 نصیحتیں
22. شانِ ولی 23. زبان کی آفات 24. خدمتِ والدین کا صلہ 25. توسل پر عمدہ دلائل
26. عدمِ سایۂ مصطفیٰ پر عمدہ دلائل 27. قیلولہ اور سائنس 28. حفظِ قرآن کے فضائل
29. عاشقانِ رسول کی قبریں 30. امام احمد بن حنبل اور معمولاتِ اہلسنت
31. ساری کثرت پاتے یہ ہیں 32. رشوت کی تباہ کاریاں 33. احادیثِ قدسیہ کے انوار
34. تخریج احادیثِ فیضانِ سنّت 35. نابالغ بچوں کے احکام و مسائل
36. شانِ امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ 37. مختلف حکایات و واقعات
38. فحش وڈیوز دیکھنے کا عبرتناک انجام 39. دیُوث کون؟ 40. فتنۂ دجّال
41. مَائِلَاتٌ مُمِیْلَاتٌ کون؟ 42. امام بخاری علیہ الرحمہ اور معمولاتِ اہلسنت
43. امام مسلم علیہ الرحمہ اور معمولاتِ اہلسنت 44. سخاوتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم قرآن و حدیث کی روشنی میں
45. کالے جادو کا علاج 46. تعویذ پہننا شرک نہیں
47. حضرت خضر علیہ السلام نبی ہیں یا ولی؟ علمی و تحقیقی گفتگو 48. خون کے آنسو
49. ننگے سر نماز پڑھنا کیسا؟ 50. بزرگانِ دین کا شوقِ عبادت 51. بزرگانِ دین کا شوقِ تلاوت
52. حدیثِ غدیر اور حدیثِ منزلت کی شرعی حیثیت 53. اسمِ اعظم کی تحقیق
54. بزرگانِ دین کا شوقِ صدقہ و خیرات 55. نَفسِ اَمَّارہ کی شرارتیں
56. اذانِ بلال اور سورج کا نہ نکلنا ایک علمی و تحقیقی رسالہ 57. حُسن و جمالِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم
58. فراستِ مومن 59. جوامع الکلم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم 60. تفسیر آیتِ ختمِ نبوت علمی و تحقیقی رسالہ

ان شاءاللہ عنقریب آنے والے رسالوں کے نام

1. مسئلہ سماعِ موتی پر علمی و تحقیقی گفتگو
2. تلخیص رسالہ حیات الموات فی بیان سماع الاموات
3. تلخیص رسالہ الامن و العلی لناعتی المصطفی بدافع البلا
4. تلخیص رسالہ تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین

مکتبہ اَفکارِ رَضا
MAKTABA AFKAR-E- RAZA
+923155322470
/FIQHIMASAIL2526 /SYEDKAMRAN786
+923169168614 /IAMKAMRANMADANI